

بیماری کے فائدے

13-August-2020



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
 اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَىٰ اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلَىٰ اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

دُرُودِ پَاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلَاتِكُمْ تَبْلُغُنِيْ

یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرُودِ پَاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرُودِ مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

(معجم کبیر، ۳/۸۲، رقم: ۲۷۲۹)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے

اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”يَتِيَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ مسلمان کی

نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔^(۱)

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکے گا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرگ کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صد لگانے والی کی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مضامین اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! آج کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہے ”بیماری کے فائدے“۔ جس میں ہم بیماری کے فضائل، بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ کے واقعات و حکایات اور دیگر نکات سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اَمِیْنُ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

بیماری رحمت ہے

حضرت ابن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں، حضورِ پاک صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مومن پر تَعَجُّب ہے کہ وہ بیماری سے ڈرتا ہے، اگر وہ جان لیتا کہ بیماری میں اُس کے لئے کیا ہے؟ تو ساری زندگی

بیمار رہنا پسند کرتا۔ پھر نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور مسکرانے لگے۔ عرض کی گئی، یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ آسمان کی طرف سر اٹھا کر کیوں مسکرائے؟ ارشاد فرمایا: میں دو (2) فرشتوں پر حیران ہوں کہ وہ دونوں ایک بندے کو ایک مسجد میں تلاش کر رہے تھے، جس میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا، جب انہوں نے اسے نہ پایا تو واپس چلے گئے اور عرض کی، اے ربِّ کریم! ہم تیرے فلاں بندے کے دن اور رات میں کئے ہوئے اعمال لکھتے تھے، پھر ہم نے دیکھا کہ تو نے اُسے آزمائش میں مُبْتَلَا فرمادیا۔ تو اللہ پاک فرماتا ہے: میرا بندہ دن اور رات میں جو عمل کیا کرتا تھا، اس کے لئے وہ عمل لکھو اور اس کے اجر میں کمی نہ کرو، جب تک وہ میری طرف سے آزمائش میں ہے، اس کا ثواب میرے ذمہ کرم پر ہے اور جو اعمال وہ کیا کرتا تھا، اس کے لئے ان کا بھی ثواب ہے۔ (معجم اوسط، ۱۱/۲، حدیث: ۲۳۱۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیث پاک سے ہمیں چند باتیں معلوم ہوئیں:

(1) پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ بات کرتے ہوئے مسکرانا سنت ہے۔ (مکارم الاخلاق، ص ۳۱۹، رقم: ۲۱) مسکرا کر ملنا، مسکرا کر کسی اسلامی بہن کو سمجھانا عموماً نیکی کی دعوت کے مدنی کام کو نہایت آسان بنا دیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ ہماری معمولی سی مسکراہٹ کسی اسلامی بہن کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندگی میں انقلاب لاسکتی ہے۔ لہذا سنت کی نیت سے مسکرا کر ملنے اور بات کرنے کی عادت بنانے کی کوشش جاری رکھنی چاہئے اور اس کے فائدے (Benefits) اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھئے۔

(2) دوسری بات یہ معلوم ہوئی! بیمار کو چاہئے کہ وہ عارضی تکلیف کے باعث اپنی بیماری کو ہرگز ہرگز ناپسند نہ کرے، بیماری کو بُرا نہ کہے بلکہ اسے ربِّ کریم کی ایک عظیمُ ائشانِ نعمت سمجھے اور اس نعمت پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے، اس لئے کہ بیماری کے سبب مریض (Patient) کو ایسی ایسی برکتیں ملتی اور فائدے نصیب ہوتے ہیں کہ اگر مریض کو ان کا علم ہو جائے تو بیمار رہنا ہی پسند کرے، چنانچہ

بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اس کے منافع (فائدے) بے شمار ہیں، اگرچہ بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری امراضِ رُوحانیہ (مَثَلًا دُنیا کی مَحَبَّت، دولت کا لالچ، کنجوسی، دل کی سختی وغیرہ) ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیز ہے اور اسی کو مرضِ مُهْلِك (یعنی ہلاک کرنے والی بیماری) سمجھنا چاہئے۔ (بہارِ شریعت، 1/499)

(3) تیسری بات یہ معلوم ہوئی! رسولِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمارے جیسے بَشَرِہِ نہیں، فرشتوں کو دیکھنا تو دُور کی بات ہے ہمیں تو مخصوص فاصلے پر موجود انسان یا بڑی چیز کو دیکھنے میں بھی بڑی دُشواری پیش آتی ہے، مگر قربان جائیے! نگاہِ مُصْطَفٰی پر جنہوں نے نہ صرف چھپی ہوئی نوری مخلوق یعنی فرشتوں کو دیکھ لیا بلکہ وہ کس مقصد کے لئے، کس جگہ پر اور کس کو تلاش کرنے کے لئے آئے، نمازی کس وجہ سے عبادات سے عاجز ہوا، فرشتوں نے واپس جا کر ربِّ کریم سے کیا عرض کی اور اللہ پاک نے انہیں بیمار کے متعلق کیا حکم ارشاد فرمایا، یہ تمام معاملات بھی آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دیکھ لئے۔

نگاہِ مُصْطَفٰی کی شان و عظمت

نگاہِ مُصْطَفٰی کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے حکیمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: نبی (اکرم) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنے ہر اُمتی اور اس کے ہر عمل سے خبردار ہیں۔ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نگاہیں اندھیرے، اُجیالے، کھلی، چُھپی، موجود و معدوم (ختم ہونے والی) ہر چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ (مرآة المناجیح، ۱/۴۳۹)

امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ اپنے رسالے ”سیاہ فامِ غلام“ کے صفحہ نمبر 17 پر لکھتے ہیں: اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنے ربِّ کریم کی عطا سے اپنے غلاموں کی عُمروں سے بھی باخبر ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ ہونے والا ہے، اسے بھی جانتے ہیں۔ قرآنِ پاک کی کئی آیات مبارکہ سے سرکارِ مدینہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے علمِ غیب کا ثبوت ملتا ہے، چنانچہ

پارہ 30 سُورَةُ التَّكْوِيْرِ كِي آيْتِ نَمْبَرِ 24 مِيں اِرْشَادِ بَارِي هِي:

وَمَا هُوَ عَلٰى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿٣٠﴾

تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْعُرْفَانِ: اُوْر يِه نَبِيْ غَيْبِ بَتَانِيْ پَر هَرْ كَز بَخْتِيْلِ

(پ ۳۰، التکویر: ۲۴) نہیں۔

پارہ 29 سُورَةُ جِنِّ كِي آيْتِ نَمْبَرِ 26 اُوْر 27 مِيں اِرْشَادِ بَارِي هِي:

عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِيَةٍ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ اِلَّا

مَنْ اُرْتَضٰى مِنْ سُرَّسُوْلٍ (پ ۲۹، الجن: ۲۶) اِطْلَاعِ نَمْبَرِ 26۔ سُوْرَةُ جِنِّ كِي آيْتِ نَمْبَرِ 26 مِيں اِرْشَادِ بَارِي هِي:

اِسِي طَرْحِ پارہ 4 سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ كِي آيْتِ نَمْبَرِ 179 مِيں خُدَايْ رَحْمٰنِ كَارِ اِرْشَادِ پَاكِ هِي:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظِلَّكُمْ عَلَى الْعَيْبِ وَلَكِنَّ
اللَّهَ يَجْتَبِيْ مِنْ مَّرْسَلِهِ مَنْ يَّشَاءُ
تَزَجَّةٌ كَنْزِ الْعَرْفَانِ: اور (اے عام لوگو!) اللہ تمہیں غیب پر
مُطَّدِعٌ نہیں کرتا البتہ اللہ اپنے رسولوں کو مُنْتَخَبٌ فرمالتا
(پ ۴، آل عمران: ۱۷۹) ہے جنہیں پسند فرماتا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں، حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:
میں نے اپنے رب کریم کو دیکھا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، میرے
سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی، اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ص، ۱۶۰/۵، حدیث: ۳۲۲۶)

(4) چوتھی بات حکایت سے یہ معلوم ہوئی! یہاری کے سبب اگر مریض وہ نیک اعمال نہ کر پائے جو
وہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا تو رب کریم اپنے فضل و کرم سے اُسے ان اعمال کا بھی ثواب عطا
فرمادیتا ہے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم تندرستی کی حالت میں بھی اپنے آپ کو نیکیوں کی عادی بنائیں، پانچوں
وقت کی نماز کے ساتھ ساتھ سُنَّتیں اور نوافل بھی ادا کریں، فرائض و واجبات اور سُنَّتوں پر عمل
کریں، فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے بھی رکھیں، تلاوتِ قرآن کی کثرت کریں، قرآن
کریم کے احکام پر عمل کریں، ذکر و دُرود سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں، صدقہ و خیرات (Charity) کو اپنا
معمول بنائیں، اسلامی بہنوں کی خیر خواہی میں پیش پیش رہیں، والدین کی خدمت کریں، اللہ پاک اور
اسلامی بہنوں کے حقوق پورے پورے ادا کریں، صرف و صرف حلال روزی ہی کمائیں، علمِ دین سیکھیں
اور سکھائیں، مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ کتب و رسائل کا مطالعہ کرتی رہیں، دن کا اکثر حصہ فضول گوئی
سے بچتے ہوئے خاموشی اختیار کریں اور با وضو رہیں، محتاجوں اور غریبوں کی امداد کریں، عاشقانِ رسول
اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کریں، مدنی انعامات کا کارڈ بھریں، ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں

شرکت کریں، ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں مشغول رہیں، تنظیمی اجلاسوں میں شرکت کریں۔ ان شاء اللہ، اللہ پاک کی رحمت سے بیماری کی حالت میں بھی ہماری نیکیوں کا میٹر چلتا رہے گا اور گناہوں سے ہماری حفاظت ہوتی رہے گی۔

(5) پانچویں بات یہ معلوم ہوئی! ہر بیماری میں نماز و روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

(6) چھٹی اور آخری بات یہ معلوم ہوئی! ہمارے ہاں بسا اوقات ذرا سی بیماری میں بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، ہر بیمار کو اس کی اجازت بھی نہیں کہ وہ فرض و واجب نمازیں اور فجر کی سنتیں بیٹھ کر پڑھے۔ اس کے تفصیلی مسائل جاننے کے لیے ”بہارِ شریعت“ اور رسالہ ”مگرسی پر نماز پڑھنے کے احکام“ کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً اللہ پاک اپنے بندوں سے بہت زیادہ مَحَبَّت فرمانے والا ہے۔ راحت و آسانی، ڈکھ اور تکلیف، بیماریاں، گناہوں کی معافی اور توبہ کی توفیق ملنا سب اسی کی عطاؤں کے کرشمے ہیں۔ دنیا میں اگر کوئی جرم کرتا ہے تو مجرم کو اس کے کئے کی سزا ملتی ہے، مقدمہ چلایا جاتا ہے، جیل بھیجا جاتا ہے، ریمانڈ لیا جاتا ہے، جرم سخت تر ہو تو رجم کی اپیلیں رڈ کر کے اس کی موت کا ریڈ وارنٹ جاری کر دیا جاتا ہے، مگر اللہ پاک اور بندوں کا معاملہ ہی نرالہ ہے، اس کے بندے دن رات گناہوں کے سمندر میں ڈوبے رہتے ہیں، مگر اس کے باوجود اس کی نعمتیں دن رات انہیں فیض یاب کر رہی ہوتی ہیں، وہ سورج کی کرنوں، چاند ستاروں کی رونقوں اور ہواؤں کو ان سے نہیں روکتا بلکہ مبارک دن، مبارک راتیں اور بے شمار نعمتیں عطا فرما کر، آزمائشوں میں مُبْتَلَا کر کے اور بیماری جیسی نعمت و رحمت سے سرفراز فرما کر انہیں گناہوں کی بیماری سے شفا اور مغفرت کی بھیک عطا فرماتا ہے۔

آئیے! ترغیب کے لئے 6 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سنتی ہیں کہ جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اس کو کیا کیا برکات نصیب ہوتی ہیں، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ کریم جسے کسی جسمانی بیماری میں مُبْتَلَا فرمائے تو وہ بیماری اس کے لیے مغفرت کا باعث ہے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ۲۶۰/۴۷)

(2) ارشاد فرمایا: جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔ (الْتَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ، ۱۴۶/۴، حدیث: ۴۲)

(3) ارشاد فرمایا: مریض کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

(الْتَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ، ۱۴۸/۴، حدیث: ۵۶)

(4) ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”محتاجی میرا قید خانہ جبکہ بیماری میری زنجیر ہے اور مخلوق میں سے جسے محبوب رکھتا ہوں، اسے اس کے ساتھ باندھ دیتا ہوں۔ (قوت القلوب، شرح مقام التوکل ووصف احوال المتوکلین، ۳۸/۲)

(5) ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے کہ جا کر دیکھو میرا بندہ کیا کہتا ہے۔ بیمار اگر اللہ کریم کی حمد و ثنا کرتا (مِثْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا) ہے تو فرشتے اللہ پاک کی بارگاہ میں جا کر اس کا کہنا عرض کرتے ہیں اور اللہ کریم خوب جانتا ہے۔ ارشادِ الہی ہوتا ہے: اگر میں نے اس بندے کو اس بیماری میں موت دے دی تو اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر صحت عطا کی تو اسے پہلے سے بھی بہتر گوشت اور خون دوں گا اور اس کے گناہ کو مُعَاف کر دوں گا۔

(موطّٰا امام مالک، ۴۲۹/۲، حدیث: ۱۷۹۸)

(6) ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار یا مسافر ہوتا ہے تو اس کے وہی عمل لکھے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور

گھر میں کرتا تھا۔ (بخاری، کتاب الجہاد، باب یکتب للمسافر... الخ، ۲/۳۰۸، حدیث: ۲۹۹۶)

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حکیمِ اُمت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: یعنی اگر بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ تَهَجُّد وغیرہ نوافل نہ پڑھ سکے تو اس کو ان کا ثواب مل جائے گا بشرطیکہ تندرستی میں ان چیزوں کا پابند ہو۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بیماری یا سفر میں فرائض معاف ہو جاتے ہیں، وہ تو ادا کرنے ہی پڑیں گے اور اگر وہ رہ گئے ہوں تو ان کی قضاء واجب ہوگی۔ (مرآة المناجیح، ۱/۴۱۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا! ☆ بیماری مغفرت کا سبب ہے، ☆ گناہوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے، ☆ اس کے سبب گناہ جھڑ جاتے ہیں، ☆ بیماری میں مُبْتَلَا مسلمان کو اللہ پاک اپنا محبوب بنا لیتا ہے، ☆ بیماری کی حالت میں حمدِ الہی کرنے والی اگر اسی بیماری میں انتقال کر جائے تو جنت کی حق دار قرار پاتی ہے، ☆ اگر صحت یاب ہو جائے تو پہلے سے بہتر گوشت اور خون ملنے کی خوشخبری ہے اور ☆ بیماری کی حالت میں بندے کے وہی اعمال لکھ دیئے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور گھر میں کیا کرتا تھا۔ افسوس! بعض اسلامی بہنیں بیماریوں کے فضائل و برکات کو پیش نظر رکھنے کے بجائے بیماریوں کو بُرا بھلا کہنے اور شکوے شکایات کرنے لگتی ہیں، مثلاً ”یہ بخار (Fever) بھی بڑی منحوس بیماری ہے، یہ دردِ سر بھی کتنا بُرا مرض ہے کہ اس نے تو مجھے کہیں کا بھی نہیں چھوڑا، اس نزلے زُکام نے تو مجھے آدھا کر دیا ہے کہ اس کے سبب تو میری ساری روٹین ہی ڈسٹرُپ ہو گئی ہے“ وغیرہ۔

یاد رکھئے! بیماریوں کو بُرا کہنا ہرگز عقلمندی نہیں خصوصاً بخار اور دردِ سر کو، اس لئے کہ بخار اور دردِ سر وہ مبارک بیماریاں ہیں، جنہیں نبیوں کی بارگاہ میں حاضری کا شرف نصیب ہوا ہے۔ حدیثِ پاک میں

بھی بخار کو بُرا کہنے سے منع فرمایا گیا ہے، چنانچہ

بخار کو بُرا نہ کہو

سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت اُمّ سائب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہو؟ عرض کی: بخار آ گیا ہے، اللہ پاک اس میں بَرَکت نہ کرے۔“ اس پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”بخار کو بُرا نہ کہو کہ یہ تو آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دُور کر تا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میٹل کو دُور کر دیتی ہے۔“ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن... الخ ص ۱۰۶۸، حدیث: ۲۵۷۵)

حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بیماریاں ایک یا دو عُضْوُ کو ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک ہر رگ میں اثر کرتا ہے، لہذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو مُعاف کرائے گا۔ (مرآة المناجیح، ۲/۳۱۳)

جب رسولِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ ارشاد فرمایا: ”بخار گناہوں کا کفارہ ہے۔“ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن... الخ، ص ۱۰۶۸، حدیث: ۲۵۷۵، مفہومًا) تو حضرت زید بن ثابت رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے ہمیشہ بخار میں رہنے کی دعا کی۔ چنانچہ انتقال فرمانے تک آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پر بخار کی کیفیت طاری رہی۔ (قوت القلوب، شرح مقام التوکل ووصف احوال المتوکلین، ۲/۳۹)

چند آنصاری صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے بھی یہی دعا کی تو ان پر بھی (انتقال فرمانے تک) بخار کی کیفیت طاری رہی۔ (احیاء العلوم، ۴/۸۵۸)

فضائلِ دُعا کے صفحہ نمبر 173 پر لکھا ہے: ہلکا بخار، زُکام (Flu)، سردرد اور اس طرح کے دیگر ہلکے

امراض بلا و مصیبت نہیں بلکہ نعمت ہیں۔ (ان کی دعا کی جاسکتی ہے)

یاد رہے! بیماری اگرچہ نعمت ہی ہے، مگر ہم کمزوروں کو اپنے لیے بیماری کی نہیں بلکہ عافیت کی دعا کرنی چاہیے۔ حدیث پاک میں اس دعا کی ترغیب بھی موجود ہے، چنانچہ

پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یہ دعا مانگا کرتے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمَعْفَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“ یعنی اے اللہ پاک! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ (ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو... الخ، ۲/۳، حدیث: ۳۸۵۱) ہمیں بھی وقتاً فوقتاً عافیت کی دعا مانگتے رہنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

بخار کے شکر کرنے میں نوافل ادا کرنے والے بزرگ

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں: دردِ سر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو ہوتے تھے، ایک وَلِيُّ اللهِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے دردِ سر ہوا، آپ نے اس شکر یہ میں تمام رات نوافل میں گزار دی کہ رَبُّ الْعِزَّةِ نے مجھے وہ مرض دیا جو انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو ہوتا تھا۔ اللهُ أَكْبَرُ! یہاں یہ حالت کہ اگر برائے نام درد معلوم ہو تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جلد نماز پڑھ لیں۔ پھر فرمایا: ہر ایک مرض یا تکلیف جسم کے جس مَوْضِعِ (یعنی جگہ) پر ہوتی ہے وہ زیادہ کفارہ اسی موقع کا ہے کہ جس کا تعلق خاص اس سے ہے، لیکن بخار وہ مرض ہے کہ تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے جس سے بِإِذْنِهِ تَعَالَى (یعنی اللہ کریم کے حکم سے) تمام رگ رگ کے گناہ نکال لیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ کہ مجھے اکثر حرارت و دردِ سر رہتا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۸ تا ۱۱۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

پساری پساری اسلامی بہنو! عموماً بعضوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جب بیمار ہو جائیں اور کوئی مزاج پوچھنے آئے تو خواہ مخواہ ان کے سامنے شکوے شکایات کے انبار لگا دیتی ہیں۔ مثلاً ”ارے بہن! کیا بتاؤں؟ بیماریاں جان نہیں چھوڑتیں۔“ ”علاج کروا کروا کر تھک گئی ہوں مگر کہیں سے بھی افاقہ نہیں ہو رہا۔“ ”اتنا پرہیز کرتی ہوں مگر مرض میں مسلسل اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔“ ”مہنگے ترین ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس بھی گیا۔“ ”مہنگے ترین ہسپتالوں اور دواخانوں کے دھکے بھی کھائے۔“ ”مہنگی دوائیں بھی استعمال کیں، ایک عرصے سے تعویذات بھی استعمال کر رہی ہوں مگر بیماریاں ہیں کہ جان چھوڑنے کا نام نہیں لیتیں۔“ ”ارے بہن! حال کیا پوچھتی ہو؟ بیماریوں نے تو جوانی میں ہی بوڑھا کر دیا۔“ ”معدہ خراب رہتا ہے۔“ ”کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔“ ”شوگر Sugar، بلڈ پریشر (B.P) اور یورک ایسڈ (Uric acid) بڑھ چکے ہیں۔“ ”دل، گردے اور جگر نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔“ ”بیماریوں کے سبب تو میں زندگی کی حقیقی خوشیوں کو ترس گئی ہوں۔“ وغیرہ وغیرہ۔

یاد رکھئے! بیماری کی حالت میں صبر کرنے کے بجائے لوگوں کو اپنے ڈکھڑے سنانے، بیماریوں کا رونا رونا اور بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے مرض ٹھیک ہونے سے تو رہا، الٹا اس سے بیماری کی برکتوں سے محرومی گلے پڑ سکتی ہے، جیسا کہ

فرشتوں کی دعا سے محروم بیمار

حدیث پاک میں ہے: جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک دو فرشتوں کو حکم فرماتا ہے: دیکھو! یہ شخص عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ اگر وہ اللہ پاک کا شکر بجالائے اور اچھی بات کہے تو دونوں فرشتے اسے دعا دیتے ہیں اور اگر شکوہ کرے اور بیماری کو بُرا کہے تو دونوں کہتے ہیں: تو اسی حال میں

۲۔ (موطا امام مالک، کتاب العین، باب ما جاء فی اجر المریض، ۲/۲۹۴، حدیث: ۷۸۷۱، بتغییر قلیل۔ موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب المرض والکفارات، ۲/۲۳۸، حدیث: ۷۷۴، بتغییر قلیل)

شکوہ عبادت کی لذت کو ختم کر دیتا ہے

مشہور بزرگ حضرت شقیق بَدَخِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جس نے اپنی مصیبت کا کسی سے شکوہ کیا اسے کبھی عبادت کی لذت نصیب نہیں ہوگی۔ (منہاج القاصدین، کتاب الصبر والشکر، ص ۲۲۳)

بخار کی شکایت، درد کی شکایت؟

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: عوام و خواص کے یہ بھی زبان زد (مشہور و معروف) ہے کہ بخار کی شکایت ہے، دردِ سر کی شکایت ہے، زُکام کی شکایت ہے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ نہ (کہنا) چاہیے، اس لیے کہ جملہ (تمام) امراض کا ظہور (آنا) مِنْ جَانِبِ اللهِ (اللہ کریم کی طرف سے) ہوتا ہے تو شکایت کیسی!۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۹۳)

اگر ہم اللہ والوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ یہ حضرات دُشوار ترین حالات میں بھی صابر و شاکر رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ شدید بیماری میں بھی ان کے لبوں پر کبھی ناشکری کے الفاظ نہیں نئے جاتے اور نہ ہی یہ حضرات اپنی بیماریوں کا رونا روتے ہیں، آئیے! ترغیب کے لئے دو مختصر واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

بخار کا تذکرہ زبان پر نہیں لائے

حَبَّابِیوں کے عظیم رہنما حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے کسی نے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! آپ کیسے ہیں؟ فرمایا: خیر و عافیت سے ہوں۔ کہنے لگا: سنا ہے کل رات آپ کو بخار تھا؟ فرمایا:

جب تمہیں کہہ چکا ہوں کہ خیر و عافیت سے ہوں تو کافی ہے، جو بات کہنا نہیں چاہتا وہ مت پوچھو۔
(منہاج القاصدین، کتاب الصبر والشکر، ص ۳۲۳)

شکایت کیسی؟

خليفة اعلیٰ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا بیان ہے: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) بیمار تھے، میں عیادت کو گیا، حسبِ محاورہ پوچھا: حضور! اب شکایت کا کیا حال ہے؟ فرمایا: شکایت کس سے ہو؟ اللہ (پاک) سے نہ تو شکایت پہلے تھی نہ اب ہے، بندہ کو خدا سے کیسی شکایت! (صَدْرُ الشَّرِيحَةِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں نے زندگی بھر کے لئے اس محاورے سے توبہ کر لی۔ (فتاویٰ امجدیہ، ۲/۳۸۸)

پساری پیاری اسلامی بہنو! عموماً بعض اسلامی بہنیں جب مسلسل بیماری میں مبتلا رہنے لگیں یا ایک کے بعد ایک بیماری آپڑے تو ان کے ذہنوں میں عجیب و غریب منفی خیالات اور وسوسے گردش کرنے لگتے ہیں، مثلاً ”میں نے تو کبھی کسی کا بُرا نہیں چاہا“۔ ”کسی کا حق نہیں کھایا یا دایا“۔ ”کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی“۔ ”کسی کا دل نہیں توڑا“۔ ”کسی کا کچھ نہیں بگاڑا مگر پھر بھی نہ جانے میں کیوں بیماریوں میں جکڑی رہتی ہوں“ وغیرہ۔! ایسوں کیلئے عرض ہے کہ ”دوسروں کا بُرا چاہنا یا کچھ بگاڑنا“ ہی بیماریوں کے آنے کا باعث نہیں ہوتا، بسا اوقات یہی بیماریاں انسان کو نیک لوگوں کے مرتبے تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہیں، چنانچہ

بیماری میں مبتلا کئے جانے کی حکمت

حضرت وَهْب بن مُنْبِه رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے روایت ہے: دو عبادت گزار پچاس (50) سال تک اللہ پاک کی عبادت کرتے رہے، پچاسویں سال کے آخر میں ان میں سے ایک کے جسم (Body) میں ایک خطرناک

بیماری لگ گئی، اس نے روناشروع کیا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح التجا کرنے لگا: اے میرے پاک رب کریم! میں نے اتنے سال مسلسل تیرا حکم مانا، تیری عبادت کرتا رہا پھر بھی مجھے اتنی خطرناک بیماری میں مبتلا کر دیا، اس میں کیا حکمت ہے؟ میں تو آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں، اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم فرمایا، اس سے کہو ”تُو نے جو عبادت کی وہ ہماری ہی عطا کردہ توفیق ہے، وہ میرے احسان اور میری مدد کا نتیجہ ہے۔ باقی رہی بیماری تو میں نے تجھے اس میں اس لئے مبتلا کیا تاکہ تجھے اچھے اور نیک لوگوں کے مرتبہ پر فائز کر دوں۔ تجھ سے پہلے کے لوگ تو بیماری و مصیبتوں کے خواہش مند ہوا کرتے تھے اور تجھے تو میں نے بن مانگے عطا کر دی۔ (عیون الحکایات، ۲/۱۹۶)

پساری پساری اسلامی! بسنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا ☆ اللہ پاک کے عبادت گزار بندے بھی آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں، ☆ بیماریوں کے ذریعے آزمائے جاتے ہیں، ☆ اللہ پاک بیماریوں کے ذریعے بندوں کو اچھوں اور نیک لوگوں کے مرتبے پر فائز کرنے کا ارادہ فرماتا ہے، ☆ بن مانگے ہی بیماری جیسی نعمت و رحمت بندے کو عطا فرمادیتا ہے، لہذا جب بھی حالتِ بیماری میں وسوسے آنے لگیں، تو اپنا یوں ذہن بنائیے کہ بیماریوں میں بے شمار حکمتیں ہیں، مگر مجھے ان کا علم نہیں، اگر میں بیماری میں مُبتلا نہ ہوتا تو شاید میں یادِ الہی، دینی کام و احکام، قبر و آخرت کے معاملات سے غافل ہو جاتا، میرے سبب دین کا نقصان ہو جاتا، میں کسی فتنے کا شکار ہو جاتا، کسی خطرناک بُرائی مَثلاً غُرور و تکبر میں مُبتلا ہو جاتا تو یقیناً ہلاکت و بربادی میرا مُقَدَّر بن جاتی، جیسا کہ

جسم بیمار نہ ہو تو

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اگر جسم بیمار نہ ہو تو وہ اکڑ جاتا ہے

اور اکرٹنے والے جسم میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۳/۱۹۴)

فرعون کے خدائی کا دعویٰ کرنے کی وجہ

ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: فرعون کے خدائی کا دعویٰ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ طویل عرصہ تک صحت مند (Healthy) رہا کہ 400 سال گزر گئے مگر اس کے سر میں نہ درد ہو انہ کبھی بخار ہو اور نہ ہی کبھی کسی رگ میں تکلیف ہوئی، اللہ پاک کی اس پر لعنت ہو، اگر کسی دن آدھے سر میں بھی درد ہو جاتا تو خدائی کا دعویٰ کرنا تو دور کی بات فضول کاموں سے ہی جان چھڑا لیتا۔ (احیاء العلوم، ۴/۸۶۱)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

آئیے! شیخ طرِيفَت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کے رسالے ”101 مَدَنِي پھول“ سے بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب ملاحظہ فرمائیں:

☆ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ☆ اسلامی بہنوں کی دلجوئی کی نیت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشْفِقَانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدِّبَانہ لہجہ رکھئے۔ ☆ چلا چلا کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ☆ چاہے ایک دن کا بچہ ہو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَاءَ اللهُ عمدہ ہوں گے اور بچہ بھی آداب سیکھے گا۔ ☆ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذریعے بدن کا میل چھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے ☆ جب تک دوسرا بات کرے، اطمینان سے سنئے، اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنت نہیں ☆ زیادہ

باتیں کرنے اور بار بار تہقہمہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے ☆ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ☆ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بلا اجازت شرعی گالی دینا حرام قطعاً ہے۔⁽¹⁾ اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔⁽²⁾

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“، اس کے علاوہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت بركاتہمُ العالیہ کے 2 رسائل ”101 مدنی پھول“ اور ”163 مدنی پھول“ مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیۃ طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۳۷

2... کتاب الصمت مع موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، ۷/۲۰۴ حدیث: ۳۲۵

13 اگست 2020 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرون ملک کیلئے